برصغیر کے مسلم حکمران اور شعراء کی سرپرستی

☆پروفیسر نادر عالم

شعراء دربار کے اہم جزء ہوتے ہیں دربار میں جب کوئی جشن منایا جاتا، یا کوئی اہم تقریب ہوتی، تو ایسے موقع پر شعراء اپنے قصیدوں میں حکمران وقت اور درباریوں کو ضرور محظوظ رکھنے کی کوشش کرتے، اور گراں قدر انعامات سے نوازے جاتے قطب الدین ایبک کے دربار میں مولانا بہاؤالدین اوشی، جمال الدین محمد، اور قاضی حمید الدین نے اس کی شان میں بہت سے قصائد کہہ کر اپنی خوش گوئی اور فصیح البیانی کی داد لی، اور اس کے فیض وکرم سے سیراب ہوئے۔(۱) سلطان التمیش کو خلیفہ ابو جعفر منصور المستنصر نے اس کی حکومت کے استقلال و خودمختاری کو تسلیم کر کے خلعت بھیجا، تو سلطان نے انتہائی احترام سے خلعت لانے والے کا خیر مقدم کیا، تمام دارالسلطنت کو آراستہ کیا گیا، شادیانے بجائے گئے، امراء کو خلعت دیئے گئے، اور جب سلطان نے خلعت پہنا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی، اس موقع پر تاج الدین ریزہ نے ایک طویل قصیدہ لکھ کر اپنا شاعرانہ کمال دکھایا(۲)، اسی لئے انوری اور خاقانی کے طرز پر سلطان فیروز شاہ کی شان میں بھی قصائد کہے(۳) مولانا منہاج سراج نے ناصر الدین محمود کے عہد میں ہلاکو خان کے ایلچی کی آمد کے موقع پر جو قصیدہ دربار میں پیش کیا، اس کا ذکر پہلے آچکا ہے، امیر خسرو نے تو اپنے تمام معاصر سلاطین کی خدمت میں قصائد پیش کئے، انہوں نے اپنی کمسنی میں خاقانی کے رنگ میں ایک قصیدہ کہہ کر غیاث الدین بلبن کی خدمت میں پیش کیا۔ سلطان کیقباد کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا، تو اس نے ان کو خلعت اور دینار کے تھیلے مرحمت کئے(۴) قطب الدین مبارک خلجی کی خدمت میں انہوں نے اپنی مثنوی نہ سپہر پیش کی، تو اس نے ان کو ہاتھی کے برابر روپے تول کر انعام میں دیئے، ان کے ساتھ تمام

☆جدہ سعودی عرب

معاصر سلاطین کی نوازشیں جاری رہیں، سلطان محمد تغلق کے دور میں ملک غازی اپنے زمانے کے بڑے خوش طبع شاعر تھے، سلطان ان کو ہر سال ایک لاکھ تنکہ دیا کرتا تھا۔(۵)

شہاب الدین العمری کا بیان ہے کہ سلطان محمد تغلق کے دربار میں عربی فارسی اور ہندی کے ایک ہزار شعراء تھے، ان میں بدرالدین چاچی کو اس نے فخرالزماں کا خطاب دیا تھا، ایک بار عبیدزاکانی نے اس کے دربار میں اپنا ایک قصیدہ پڑھنا شروع کیا تو اس کا مطلع سنتے ہی سلطان بول اٹھا، کہ بس بس اب اور اشعار نہ پڑھو تمہارے انعام کیلئے خزانے میں روپے نہیں ہیں اور پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے چاروں طرف پانوں سے سر تک سونے کے تھیلیاں رکھ دی جائیں اور یہ اس کو انعام میں دے دی جائیں۔(٦)

بابر اور ہمایوں کی شان میں شیخ جمالی نے لمبے لمبے قصائد کہے فیضی کو اکبر کی خاطر قصائد لکھنے میں خاص لطف ملتا، اور اکبر نے بھی نہ صرف اس کو ملک الشعراء کا خطاب دے کر نوازا بلکہ اس کی ہر طرح کی قدر دانی بھی کی فیضی کو بھی اس سے بڑی محبت اور شیفتگی رہی، جس کا اظہار وہ بار بار اپنے قصائد میں کیا کرتا تھا، عرفی نے اس کی شان میں کئی قصیدے کہے، شہزادہ سلیم کی ولادت پر خواجہ حسین ہروی نے ایک قصیدہ کہا تو اکبر نے اس کو انعام میں دولاکھ ٹنکے دیئے۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ لباب اللباب ج/۱، ص/ ۱۸۹۔۱۸۸

۲، خلاصہ الاشعار و زبدۃ الافکار از علی تقی الدین محمد الحسنی والکاشانی

۳۔ بزم مملوکیہ ص/ ۱۳٦

۴۔ قرآن السعدین ص۔ ۳۲۳

۵۔ تاریخ فرشتہ جلد اول ص/ ۱۳۳

٦۔ ریاض الطاہرین ورق ۶۰۰ بحوالہ دی ایڈمنسٹریشن آف دی سلٹینٹ آف ڈلہی از اشتیاق حسین قریشی ص/ ۱۷۲

انتخاب: ماٴخوذ: ہندوستان کے مسلمان حکمراں وں کے تمدنی جلوے صباح الدین عبدالرحمن ص/ ۵۷۔۵۸